

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ۓ

نمبر ۱۱ - جلد ۹ — لودیانہ ۷ اپریل ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل کے ۳ سردار امیر نے قید کرلئے ہیں شہر میں غدر ہے = محمد جان نے ایوبخان کو لکھا ہے کہ جسوقت انگریزی فوجیں افغانستان سے نکل جاویں پھر کمر باندھ کھڑے ہو جاؤ = امیر کابل نے ۱۱ سو آدمی غزنی کی طرف ایوبخان کے مقابلہ کے لئے روانہ کئے ہیں = قندھار کی نسبت فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسکو چھوڑا نہ جاوے = خبر آئی ہے کہ جنرل محمد جان سپہ سالار افواج ایوبخان قتل ہو گیا ہے = قاصد بیان کرتا ہے کہ ہرات کے لوگ قندھار کے فیصلہ کے منتظر ہیں = ایوب خان کا وکیل جو قندھار میں آیا تھا اسکی بہت خاطر داری کی گئی ہے = خیبر کو ہماری فوج کل صبح کیوقت خالی کرے گی = آیرلینڈ میں ۴ فسادی گرفتار کئے گئے ہیں = نٹال والوں نے ۱۰ روز کی مہلت طلب کی ہے اور کہتے ہیں کہ صلح کیا چاہتے ہیں = سرداران کابل کی یہہ رائے ہے کہ اگر انگریزوں نے قندھار کو خالی کردیا تو ایوبخان اور امیر عبدالرحمان خان میں جنگ ہوگا = لنڈن کے وزیروں کی یہہ رائے ہے کہ ایسے نازک وقت میں افغانستان کو خالی کردینا غیر مصلحت ہے = کیپ میں جو لڑائی ہو رہی تھی وہ بارش کے سبب سے بند ہوگئی ہے = اٹلی نے یونان کی مساعدت سے صاف انکار کردیا ہے = پشاور میں دو ہزار افغانستانی تباہ شدہ آنکر آباد ہوئے ہیں = ایران کی فوج نے ۱۶۰ آدمی قوم خورد کے گرفتار کرلئے ہیں = افواہ ہے کہ قوم خورد نے جو فساد سلطنت ایران میں کیا وہ روس کی رغبت سے تھا = چین اور انگلستان کے درمیان عنقریب تار لگایا جائیگا = فرانس کے دو سردار کشمیر کی سیر کو آنیوالے ہیں = جمرود میں ایک چور نے پانچویں رسالہ کے سوار کو قتل کرڈالا = مشہور ہوا ہے کہ روسی قاصد سمرقند سے امیر کابل کے پاس پہونچا ہے = شہنشاہ روس کو دشمنوں نے بم کے گولے سے ہلاک کرڈالا = ولیعہد روس ۱۳ مارچ کو تخت نشین ہوگیا = فرقہ نہلسٹ کے باغیوں کی گرفتاری کے لئے نئے زار روس نے احکام جاری کردئے ہیں = بدخشان پر قبضہ کرنے کی نیت سے امیر کابل نے کسیقدر فوج روانہ کی ہے = روم کے ملاقجات میں وبا پھیل رہی ہے = گذشتہ دو سالوں میں روس کا دو ارب سے زیادہ روپیہ جنگی کاموں میں صرف ہوا = امریکہ والوں کی کوشش سے جاپان میں ریل لگ گئی = دیوالہ نکالنے والوں کی نسبت اب قانون جاری ہونیوالا ہے = پنجاب میں زراعت کے لئے کافی بارش ہوگئی ہے = لالپورہ کے حاکم نے بھی اپنا قاصد کلکتہ میں اسلئے روانہ کیا ہے کہ سرکار مجکو نقدی سے امداد دیوے = تاشقند میں روسی جنرل کافمین جنگی تیاریوں میں مصروف ہے = یونان نے موجودہ فوج کے علاوہ ۹ ہزار فوج جدید بھرتی کری ہے = جرمنی اور آسٹریا روم کے طرفدار ہیں اور اب انہوں نے روس کو بھی لکھا ہے کہ ہمارے ساتھ ملجاؤ = سلطان روم نے حال میں اپنے حجام کو تمغہ مجیدی عنایت کیا ہے۔ کیا اس حجام نے چندہ جمع کرکے دیا تھا = بمبئی کی ہائی کورٹ میں ایک دیسی قائم مقام جج قرار پایا ہے = چین میں افیون کی سوداگری

نورافشاں

—— تار برقی مورخہ ۱۳ مارچ آمدہ سینٹ پیٹرزبرگ سے معلوم ہوا کہ جسوقت شہنشاہ روس ہواخوری کے لئے گاڑی میں سوار ہو کر باہر تشریف لیگئے تو اُنکے دشمنوں میں سے چند اشخاص نے اُنکی گاڑی کے نیچے دو گولے بم کے ڈالدئے پہلے گولے کے چھٹنے سے تو کچھ صدمہ نہ ہوا مگر دوسرے گولے کے فیر ہوتے ہی گاڑی اُلٹ گئی اور شہنشاہ کی ٹانگوں کو صدمہ پہونچا اور بعد عرصہ دو گھنٹہ کے فوت ہو گئے ایک قاتل گرفتار کیا گیا اور باقی فرار ہو گئے - اُسی روز بعد تجہیز و تکفین کے ولیعہد تخت نشین ہوا جیسا کہ خیال غدرین کا تھا کہ زار روس کے مرجانے پر غدر ہو جائیگا سو وہ نہ ہوا - شہر میں ہر طرح سے امن و امان رہا +

اگرچہ زار روس کے مرجانے سے کسیکو تعجب نہیں ہوگا کیونکہ عرصہ ۱۵ سال سے دشمن اُنکے تعاقب میں لگے ہوئے مارنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تو بھی اکثروں کو افسوس ہوا ہوگا کہ دنیا کے نامور شہنشاہوں میں سے ایک شہنشاہ اِس دار ناپایدار سے رحلت کر گیا - ۱۸۶۱ء میں اسی شہنشاہ نے روس کے تمام سرفوں یعنے رعیت کو جو غلاموں کی طور زمین کے ساتھ ہی فروخت ہو جاتے تھے رہا کر دیا تھا کہ وہ بھی سلطنت میں حقدار ہوں - اور ۱۸۶۴ء میں اِسیطرح پولنڈ کے علاقہ کے سرفوں کو رہا کیا تھا - یہہ کام خاص سکندر دوم کے ہاتھ سے ہوا - اور اگرچہ اُسکے ایام جلوس میں کوئی اور کام لایق و فایق نہ ہوا ہوتا لیکن اتنی لاکھ سرفوں کا رہا کرنا ایسا کام ہے کہ دنیا کے آخر تک اُسکا نام صفحہ ہستی پر مشہور رہتا - ۱۸۶۶ء میں بمقام سینٹ پیٹرزبرگ کاراکازوف نامی ایک طالب علم نے اُنکی طرف گولی چلائی مگر بچ گئے ۱۸۶۷ء میں بمقام پیرس جسوقت شاہ نپولین سوم اپنے مہمانوں کے ہمراہ ہواخوری کیلئے جا رہے تھے کسی نے اُنپر گولی چلائی مگر بخیر گذری - عرصہ دو سال گذشتہ میں فرقہ نہلسٹ نے بارہا کوشش کی کہ زار کو ماریں اور ناکامیاب رہے مگر اب کے دفعہ نہ بچے +

—— زار روس کے مارنیکی بابت ابھی تک کوئی ایسا فایدہ نظر نہیں آیا کہ کسواسطے اُنکو دشمنوں نے مارا اور کسواسطے اتنے عرصہ تک کوشش کرتے رہے - ولیعہد کے فوراً تخت نشین ہونے پر روس کی حالت بدستور رہی - ہاں اتنا فرق ہے کہ ولیعہد اُن لوگوں کے ساتھ ہمدرد ہو رہا ہے جو یہہ چاہتے ہیں کہ روس کی حدود کو وسعت دیجاوے +

—— صاحب سیول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے اخبار مطبوعہ ۱۵ مارچ میں لکھتے ہیں کہ سرکار کی منشا اب یہہ ظاہر ہوئی ہے کہ قندھار کو عبدالرحمان خان کے سپرد کیا جاوے +

اگر یہہ حال ہووے تو ایوبخان کسی نہ کسی وقت عبدالرحمان خان کی سابقہ حالت کیطرح روس کے پاس فریادی دوڑا جاویگا - یقین ہے کہ جس حال میں قندھار کے چھوڑنے ہی کی صلاح ٹھہری ہے تو امیر عبدالرحمان خان کا قندھار پر قبضہ کرا دینا ایک ایسی دانائی کی تجویز ہے کہ جس سے ایک دوامی فایدہ حاصل ہووے - مگر فایدہ اُس صورت میں ہوگا جب عبدالرحمان خان مثل دوست محمد خان کے ہمارے ساتھ عہد و پیمان میں قایم رہے +

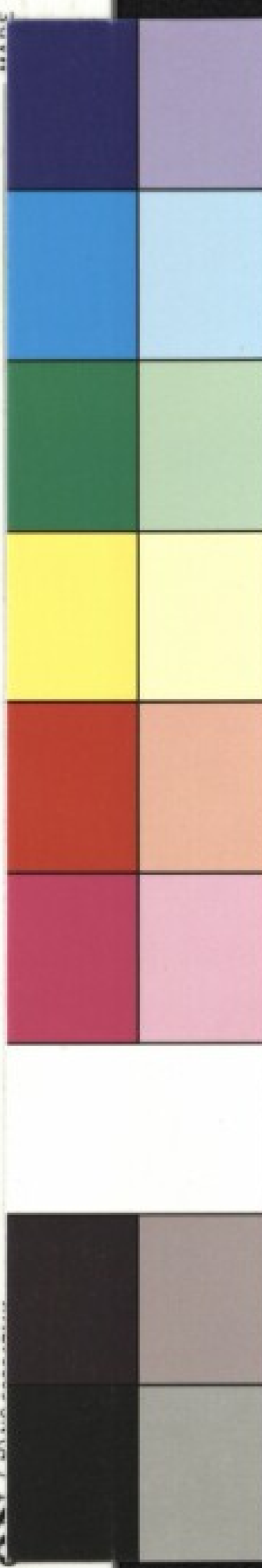
—— ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمان لوگ ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنی انجیل و توریت کتب مقدسہ بدل ڈالیں اور اب بھی ہمیشہ تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں - چنانچہ وے اِس بات پر نہایت تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار آفتاب پنجاب مطبوعہ ۲۱ فروری میں لکھا ہے کہ انگلے جو انجیل کے ترجمہ میں ترمیم ہوئی ہے اُسکے طبع کا کام ولایت میں ماہ رواں میں شروع ہو جائیگا لیکن توریت کے ترجمہ کی ترمیم و اصلاح تین سال سے پیشتر اختتام کو پہونچنی ناممکن ہے فقط +

نامہ نگار صاحب کو واضح ہو کہ انگریزی ترجمہ کی ترمیم علماء انگلنڈ و امریکہ کے ہاتھ سے چند سال سے ہو رہی ہے - اور بس - کسی زبان میں بائبل کے ترجمہ کی ترمیم کرنا نادانوں کے سوا کسیکو تعجب میں نہیں ڈالتا کیونکہ ترجمہ الہام سے نہیں ہے اور زبان زمانہ بہ زمانہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور علم کو ترقی ہوتی جاتی ہے - اسیطرح ترجمہ کی بھی ترمیم زمانہ در زمانہ ہوتی ہے اور ہوتی رہیگی - مگر اصل انجیل و طریقہ نجات جو صرف مسیح پر ایمان لانے سے ہوتا ہے اُسمیں آجتک ترمیم ہوئی اور نہ دنیا کے آخر تک ہوگی +

—— ایک بنارس کے پوجاری کی شاستری چٹھی کا ترجمہ ہماری نظر سے گذرا جسمیں لکھا ہے کہ سمت ۱۹۳۷ ماگھ سودی ۲ سنیچر بار کر کی سکرانت میں لگن ۶ گھڑی دن چڑھے ست جگ پردیس ہوگا اور اُسیدن گیارہ گھڑی دن چڑھے اُتر دشاں سے ایک راجا آویگا اور ایکہزار برس راج کریگا اور سب پاپیوں کو اُسی سن و سال میں پتال کو پہونچا دیگا +

یقین ہے کہ یہہ پیشگوئی وقت کو چھوڑ کر مکاشفات کی کتاب کے ۲۰ باب پہلی آیت سے چھٹی تک سے لی گئی ہوگی - جسکا مطلب یہہ ہے کہ مسیح کے پیرو و شہید مردوں سے اُٹھکر مسیح کے ساتھ ہزار برس تک زمین پر بادشاہت کرتے رہینگے - اور اگرچہ مسیح کے دوبارہ آنیکے نشان ظاہر ہونے لگے ہیں مگر کسی کو یہہ خبر نہیں ہے کہ کون سے سال و دن میں وہ آوے گا





تجارتِ پنجاب

یہہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے اور ناظرین نورافشاں جنکے دل میں حُبِ قومی کا کچھہ بھی اثر پیدا ہے اِس خبر کو سنکر ضرور محظوظ ہونگے کہ جوانانِ پنجاب جو نئی تہذیب اور تعلیم سے کچھہ کچھہ بہرہ یاب ہوتے جاتے ہیں سمجھنے لگ گئے ہیں کہ صیغہ ملازمت باوجود بعض اپنے اعلیٰ الفوائد کے آیندہ ہم لوگوں کے لئے ہرگز کافی اور وافی نہیں ہوسکتا درحالیکہ اُسکی نوبت ابھی سے یک آنار وصد بیمار تک پہونچ رہی ہے تو پھر آیندہ صدیکے شروع تک جو معاملہ پیش آنیوالا ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ پس اِس صورت میں تو نرے بالکل ہاتھہ اور آنکھہ بند کرکے صرف نوکری کے بھروسہ پر بیٹھہ رہنا عقلمندی سے بعید ہے بلکہ مناسب یہہ ہے کہ کسی نہ کسی نوع کی تجارت شروع کیجاوے اور ایسے ڈھنگ پر کہ آگے ہمارے باپ دادوں نے نہ کی ہو اِس معاملہ میں ہمکو یورپ کی تواریخ سے مدد لینا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ دانایانِ فرنگ خصوصًا اہلِ انگلستان نے جنکی تجارت آجکل ساری دُنیا میں ضرب المثل ہے اور جنہوں نے محض اِسی ذریعہ سے اپنے ملک کی سبقت اور بڑائی اور ممالک پر قایم کرلی ہے کسطور پر چلے ہیں پس ہمکو اُنہیں سے سبق سیکھنا اور اُنہیں کی چال پر سو سو دو دو سو آدمیوں کی کمپنیاں قایم کرکے بالاتفاق ایک اچھے سرمایہ سے سلسلہ تجارت شروع کرنا چاہئے اور جابجا ایسی کوٹھیاں یا دکانیں کھولیں کہ جنمیں ولایت کا اسباب جسکی ضرورت اِس ملک میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے براہِ راست ولایت سے منگوا کر ڈھالتے جاویں اور نیز اِس ملک کی کل پیداوار کے جمع کرنے میں کوشش کریں جسکی مانگ وہاں پیدا ہوتی جاتی ہے جب اِسیطرح سے کچھہ تجربہ اور نیز ایک اچھا سرمایہ جمع ہوگیا تو بعض بعض کارخانجاتِ صنعت کھولے جاویں۔ اور گو اُنکی کلیں اور کاریگر ابتدا میں ولایت سے منگوانے پڑینگے مگر چونکہ اُنکی خام جنس یہاں ہی تیار ہوگی ہمکو بہت سے وقت اور بہت سے روپیہ کے نقصان سے بچائیگی سو اِس صورت میں اُمید ہے کہ ہم لوگونکے اچھے دن نظر آنے لگینگے اور ہمکو بیکاری کی شکایت مطلق نہ کرنی پڑیگی چنانچہ اِسی خیال سے بہت سے دیسی جنٹلمین آیندہ کے توقع اور حال کے تھوڑے منافع پر کسی نہ کسی قسم کی تجارت میں مشغول ہوا چاہتے ہیں بلکہ بعضوں نے دلیر ہوکر یہہ معاملہ شروع بھی کردیا ہے جیسا لاہور امرتسر دہلی وغیرہ شہروں میں دیکھو تو ایک ایک دو دو دوکانیں اِس قسم کی ضرور نظر پڑینگی جو دیسی کمپنیونکی طرف سے کھولی گئی ہیں اور بنام پنچی دکان دھرم دکان کرسچن سٹور وغیرہ نامزد ہیں گو اِن دکانونکے ممبر ابھی تعداد میں بہت کم ہیں اور اُنکا اجرا ابھی ایک جزوی سرمایہ سے شروع ہوا ہے جب انہیں میں اچھے منافع کی صورت نظر آنے لگیگی تو اُنکی ترقی اور رونق اور لوگونکی ترغیب اور تحریص کے لئے ایک عمدہ نمونہ بنتا جائیگا +

تجارت اگر ٹھیک چل پڑے تو ملازمت سے جسمیں کا حاکم آدمی بھی مزدور حاکم یا عارضی مختار سے زیادہ نام حاصل نہیں کرسکتا بلا تخفیف بہت افضل ہے اور سوداگر آدمی کو اُسکی اپنی مرضی کا مالک یا مختار بناتی ہے مگر افسوس کہ ہمارے دیسی ساہوکار یا تجار کے گزشتہ ہوئے معاملات نے اُنکو مدت سے ایسا بدنام کر رکھا ہے کہ عام لوگونکا اعتبار اِس پیشہ والے پر بکلی جم نہیں سکتا چنانچہ چھوٹے چھوٹے شہروں میں کبھی کبھی اور بڑوں بڑوں میں اکثر سنا جاتا ہے کہ نامی نامی مہاجن بھلے چنگے کام کرتے کرتے ایکدفعہ ہی اپنا دیوالہ نکال بیٹھے ہیں اور بیسیوں کا روپیہ جو اُنکے ذمہ ہوتا ہے اور سیکڑوں غریب آدمی اور عورتوں کا زیور وغیرہ جو بطور امانت یا سود پر رکھا ہوا ہوتا ہے دبا لیتے ہیں۔ اصل میں دیکھا جاوے تو وہ سبکے سب مفلس ہی نہیں ہوجاتے بہت ہوا تو کوئی ایک آدھ مجبوری سے دیوالیہ ہوتا ہوگا ورنہ اکثر بدنیتی اور روپیہ دبا لینے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں اور راستی کو ایسا چھپاتے ہیں کہ کبھی ثابت نہیں ہونے دیتے ما سوا اِسکے اُنکی یاوری قسمت دیکھو کہ قانون دیوالیہ اُنکو دیوالیہ قرار دیتے ہیں جھٹ پٹ حکم جاری کردیتا ہے +

البتہ ایسے ایسے خیالات ایکطرح کا شک پیدا کرسکتے ہیں کہ یہہ معاملات کہیں ہماری جائنٹ سٹاک کمپنیونکی نوکری اور عوام میں اُنکے اعتبار قایم ہونے پر اپنا خراب اثر نہ ڈالیں جب اِس مشہور مثل پر لحاظ کیا جاتا ہے کہ سانچ کو آنچ نہیں تو ضرور اُمید قایم ہوجاتی ہے کہ جو لوگ نیک نیتی سے کام کرنا چاہتے ہیں بیشک اُنکی کامیابی میں ایسے ایسے معاملات کبھی مزاحم نہیں ہونگے بلکہ برعکس اِسکے اُنکی ساکھہ دن بدن بڑھتی جائیگی پس ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے شرد جوان ایسے ایسے خیالات کی مطلق پروا نہیں کرینگے اور دیانت داری اور وطن دوستی سے اِس مفید معاملہ کو بہت جلد رونق بخشینگے +

ہاں پنجاب کی پیداوار کو ولایت پہونچانے میں دو ایک اور روک ٹوک ضرور ہیں اور جبتک وہ رفع نہ ہو جاویں تو از روئے پولیٹیکل اکانومی کے اِس ملک کی تجارت اچھی طرح چلتی ہوئی معلوم نہیں دیتی اور وہ یہہ ہیں **اوّل**۔ پنجاب میں روپیہ کی قلت جو تھوڑے سود پر آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔ **دوم** زر مروجہ پنجاب یعنے چاندیکا ولایت میں بھیجنا جہاں پر سونے کا چلن ہونیکے سبب جاوضہ میں ایک بڑا اور ناحق کا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ یہہ دونوں امور البتہ ترقی تجارت کے مزاحم پائے جاتے ہیں اور ہم اُنکی بابت انشاء اللہ پھر کبھی موقعہ پاکر لکھینگے + فقط

بقیہ کیمیا کا بیان

تیسری گفتگو

یہہ تو شاید ایسا ہی ہو پر کسطرح عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو سکتا ہی +

کسی ہوا سے بھرے ہوئے برتن کو جو ہوا سے خالی کیا ہوا ہو تو لو تب کچھہ ہوا کا بوجھہ ثابت ہوگا۔ اور یہی ایک طور ہی کہ کوئی شیشے کا برتن ہوا سے خالی کرو اور اُسمیں ایک اشرفی اور پر اور پر سے چھوڑ کر دیکھو کہ دونوں سات ہی تلے کو پہونچینگے +

بھلا اگر ہوا میں ساتھ پھینکیں تو دونوں ساتھہ نہیں گرتے اور خلا میں کیوں گریں +

ہوا میں اشرفی بسبب سنگینی اور چھوٹائی کے ہوا کی مزاحمت پر غالب ہو کر پہلے گریگی اور پر سبکی اور بزرگی کے باعث ہوا سے رک جائیگا اور اِس شیشے میں جو ہوا سے خالی تھا مزاحمت نہ تھی اِسلئے دونوں ساتھہ گرے +

ہاں ابتو سٹیم انجن میں پسٹون کے گرنے کا سبب خوب معلوم ہوا کہ باہر کی ہوا کے بوجھہ سے گرا اور تلے ہوا کے نہ ہونے سے مزاحمت نہ ہوئی +

لیکن کئی کلوں میں ہوا بالکل بند ہوتی ہی اور پسٹون بخار کے زور سے اُٹھتا بیٹھتا ہی اور بخار دونوں جانب سے باری باری زور کرتا ہی +

کیا بخار دونوں طرف سے پانی بنتا ہی +

ہاں ایک قسم کی کل میں ایسا ہی اور دوسری قسم میں نکل جاتا ہی +

آپنے جو کہا تھا کہ اُسمیں باہر کی ہوا نہیں جاتی تو کیا جس راہ سے بخار نکلتا ہی باہر کی ہوا نہیں جانے پاتی +

بخار کا زور ہوا سے زیادہ ہی اور نکلتا ہی رہتا ہی اِس سبب سے ہوا کو دخل نہیں دیتا لیکن اِس قسم کی کل میں بخار کا زیادہ زور چاہئے +

بخار تو زیادہ چاہئے مگر اِس سبب سے کہ وہ پھر پانی نہیں بنتا ٹھنڈا پانی موجود رکھنا ضرور نہیں +

ہاں یہہ تو درست ہی مگر دونوں قسم کی کل اپنے اپنے محل میں کام آتی ہیں چنانچہ گاڑیکے چلانے کے واسطے اگر وہ کل بناتے جسمیں بخار پانی بنتا ہی تو بیشک گاڑی پر بڑا بوجھہ ہوتا لیکن جب کارخانوں میں کل گڑے تو ٹھنڈا پانی آسانی سے میسر ہوتا ہی اُسوقت البتہ یہہ کل مناسب ہی کہ جس میں تھوڑے بخار سے کام نکلے اور علی ہذالقیاس کوئلہ بھی کم خرچ ہو +

علم عجیب شی ہی کہ بخار جو ہر روز دیکھا جاتا ہی ذرا اور فواید سے اُسکے کوئی واقف نہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ انسان کے کیا کیا کام اِس سے نکلتے ہیں +

تم اِسکا جواب ہمیں دیسکتے ہو کہ بخار کے اتنے زور کا کیا سبب ہی +

جی ہاں اُسمیں بہت چھپی حرارت ہی اِسلئے اِتنا زور کرتا ہی +

ہاں خوب اسی سبب سے ہی اور اِسی چھپی حرارت کے سبب سے ایک سیر پانی سترہ سو سیر پانی کی جگہہ پھیلتا ہی اور اُتنی جگہہ کو بھرتا ہی +

اِس سے معلوم ہوا کہ بخار کی چھپی گرمی نکالنے سے پانی بنتا ہی تو یقین ہی کہ پانی کی چھپی گرمی نکلنے سے برف بنے اور برف کی بھی گرمی کسطرح نکال سکتے ہیں +

ہاں اِسکا تو بیان آگے ہو چکا ہی کیا تمہیں یاد نہیں کہ کئی چیزوں کے بہم ملانے سے ایسی سردی پیدا ہوتی ہی کہ برف سے بھی زیادہ مثلاً برف اور نمک ملایا جاوے تو تھرمامیٹر کا پارا بتیس ۳۲ درجے کے نیچے اُتریگا اور اِسمیں اگر ایک گلاس پانی کا رکھا جاوے تو پانی کی گرمی کو وہ ایسا کھینچیگا کہ فی الفور برف بنجائیگا +

برف جب پانی میں رکھی جاوے تو اوپر تیرتی ہی اور آپنے فرمایا کہ ہر شی جتنا گاڑھا ہووے سنگینی بھی زیادہ ہوگی تو ضرور ہی کہ برف پانی میں ڈوب جاوے +

یہہ خدا کی ایک حکمت ہی کہ جسدم پانی کی قلم بندھتی ہی تب فی الفور ساتویں حصے کی مقدار بڑھجاتی ہی اور ایسا زور کرتی ہی کہ اگر مضبوط برتن میں بند کیجاوے تو اُسے پھوڑ ڈالے +

تو معلوم ہوا کہ اِسکے اوپر آنے کا سبب بھی بڑھنا ہی +

ہاں اگر ایسی حکمت نہ ہوتی تو ہر ایک بارے برف روئی آب پر جمتے ہی ڈوب جاتا اور تمام پانی یخ ہو جاتا اور سب مخلوقات آبی ہلاک ہو جاتی اِس سے خدا کی قدرت کاملہ اور نوازش اپنی خلق پر ظاہر ہوتی ہی +

چوتھی گفتگو

آپ نے آگے کہا تھا کہ پانی کا بخار ہوا سے ملجاتا ہی ہوا کیا شی ہی ہوا میں دو چیزیں ہیں۔ آکسیجن اور نٹروجن۔ آکسیجن پانچواں حصہ ہی اور باقی نٹروجن ہی +

باقی آئندہ

بقیہ عہدہ امامت کی تعلیم کا واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

اب ہم خادم الدین کی ابتدائی طیاری کے واسطے سلسلۂ تعلیم کا ذکر کرینگے شل مشہور ہے کہ عمارت بغیر بنیاد کے نہیں بن سکتی۔ پس ظاہر ہے کہ کوئی طالب العلم کئی برسوں کی ابتدائی تربیت کے بغیر متعلقہ کام کی تعلیم میں خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اِسلئے اب ذکر کرنے کا موقعہ ہے کہ زبانوں کا اور ریاضی اور تاریخ وغیرہ کا ایک تمہیدی طریق تبلایا جاوے۔ انہیں سے بعض کا بیان بہت اختصار کے ساتھ کیا جائیگا۔ کیونکہ اُنکا ہندوستان سے ویسا ہی علاقہ ہے جیسا اور ملکوں سے ہے۔ لیکن بعضوں کا تذکرہ طوالت طلب ہے یعنے زبانیں۔ وے زبانیں جو ہندوستان میں خصوصاً پاک خدمت کی طلبگار کے لئے غور طلب ہیں کثرت سے ہیں۔ اُسکے لئے مشکل ہے کہ بدون بہت سال خرچ کئے اِسقدر زبانیں سیکھے جتنی اُسے درکار ہیں اور اگرچہ تعلیم ناکامل اکثر اچھی نہیں۔ لیکن اس امر میں مجبوری ہے۔ کیونکہ طالب العلم کو اور سبقوں کے لئے بھی وقت چاہئے۔ اور اگر اُسکے اِس راہ بیجا میں رائیگان مشقت اُٹھانے دیویں تو شاید اُسکی جوانی کے سارے دن اوّل درجہ کی طوطا بینی میں صرف ہونگے۔ کسی بڑے شہر میں ہزار ہا کنوئے کھودنیکے بجائے لوگ ایک بڑا تالاب بنا کر پانی سے بھر دیتے ہیں اور اُسکا پانی لوہے کے نلوں سے گلی گلی ہر گھر میں پہونچاتے ہیں۔ لیکن اگر ایک یا دو اور بڑی نلیں اُسکی دوسری طرف نہ ہوں جو ہمیشہ کسی دریا کا پانی اُسمیں انتقال کرتے رہیں تو وہ تالاب جلد خشک ہو جائیگا اب اِس تالاب کا پانی خادم الدین کے علم کی پونجی ہے۔ نلیں جو اُسکو یعنے علم کو گھروں تک پہنچاتی ہیں زبانیں ہیں جنہیں وہ لوگوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور وہ بڑی نلیں جو دریا سے پانی کھینچتی ہیں وے زبانیں ہیں جنکے وسیلہ سے ضرور ہے کہ وہ اپنا علم حاصل کرے۔ اکثر ہندوستانی طالب العلم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم صرف بہت زبانیں ہی حاصل کر سکیں تو بڑے عالم ہو جاوینگے لیکن فقط زبانیں تو حقیقت میں علم نہیں ہے۔ وہ صرف علم کو ذہن میں لانے اور نکالنے کی نلیں ہیں۔ اگر کوئی کمبخت تھوڑے پانی میں بہت سی نلیں لگاتی جاوے۔ تو اُنہیں سے اکثر بیکار رہکر زنگ آلودہ ہو جاوینگی۔ اسیطرح کوئی کمبخت لڑکا اُن زبانوں کے سیکھنے میں جو اُسے درکار نہیں وقت ضایع کر سکتا ہے پھر جسقدر وقت کسی زبان کے لئے ضرور ہے وہ اُسکے استعمال پر منحصر ہے۔ اگر وہ اُسے بخوبی لکھنے اور بولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اُسکے لئے کئی برسوں کی سخت محنت ضرور ہوگی۔ اور اگر وہ اُسے ایک مبداء علم جانکر صرف پڑھنے اور سمجھ سکنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو شاید اُسکی نسبت آدھا وقت کفایت کریگا۔ اور اگر وہ صرف کسی اور زبان کی تحصیل کی امداد کے لئے پڑھے۔ تو بہت ہی تھوڑا وقت درکار ہوگا +

پس اُن عام اصولوں پر ہماری پہلی اور بڑی کوشش یہہ ہوگی کہ اُردو پڑھنا لکھنا۔ اور خصوصاً بولنا سیکھیں اور نیز پنجابی پڑھیں اور بولیں۔ کیونکہ اِن ہی دو بڑی کارآمد زبانوں سے ضرور ہے کہ ہم ہندوستان کے اِس حصہ میں لوگوں کو تحریری اور تقریری تعلیم دیویں۔ بعضے پنجابی کی نسبت اعتراض کرتے ہیں کہ اہل علم کی بولی اُردو ہے۔ لیکن ہمیں غریبوں اور جاہلوں کو بھی انجیل سُنانی ضرور ہے اور پنجابی ہی وہ بولی ہے۔ جو اکثر غریب اور جاہل خوب سمجھ سکتے ہیں بعضے اعتراض کرتے ہیں۔ پنجابی بولی مرتی جاتی ہے۔ لیکن میرے خیال میں اُسکی موجودہ علامتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آئیندہ کئی پشت تک اغلب ہے کہ غریب اُسی اُردو کی نسبت اچھی طرح سمجھ سکیں گے اور یہی ایک بڑے مطلب کی بات ہے + سنسکرت فارسی اور عربی کی نسبت جنکے ویسی عالم نہایت قدر کرتے ہیں۔ ایک مختصر سرشتہ مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر اِن باتوں کے سبب اُنکو پڑھنا چاہئیے کہ وے اُردو کی پوری واقفیت کے لئے۔ اور عربی عبرانی سمجھنے کے لئے ایک بڑی مدد ہیں۔ لیکن مجھے گمان گذرتا ہے کہ ہم سنسکرت کو ہندوستان کے اِس حصہ میں چھوڑ سکتے ہیں۔ پس یہہ اُن زبانوں کا ذکر ہے جنکے ذریعہ سے خادم الدین ضرور ہے کہ لوگوں کو سکھلاوے +

لیکن ضرورتاً واجب ہے کہ وہ اپنے لئے علم حاصل کرنیوالی نلیں بھی رکھے۔ خادم الدین سنسکرت فارسی عربی اُردو پنجابی کتابیں پڑھکر اپنے عقلی تالاب کو مصفا پانی سے لبریز نہیں کر سکتا لیکن اگر اُسکے تالاب میں سما سکے تو انگریزی کے ذریعہ سے صاف پانی کا سمندر کھینچ سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں مفید علم بہت ہی تھوڑا ہے۔ جو کتب انگریزی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ اب دنیا میں بائیبل کا سب سے اچھا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے اِسلئے اُس زبان کا علم بائیبل کے تعلم کے لئے اور بھی بے بہا ہے۔ انگریزی کتابوں میں اور خصوصاً عالمانہ تصانیف میں بہت الفاظ ہیں۔ جو تھوڑے

ہی تبدیل ہو کر لاطینی سے بنتے ہیں۔ اور میری رائے میں اگر لاطینی پر کچھ وقت صرف کیا جاوے تو انگریزی کا راستہ سہل ہو جاویگا۔ اب اگرچہ انگریزی عقل کو مالامال کرنیکا عمدہ وسیلہ ہے۔ تو بھی دیسی خادم الدین کو انگریزی زبان کی تحریری یا تقریری فصاحت کے قصد کرنے کی صلاح نہ دونگا۔ اسمیں بہت وقت صرف ہوگا۔ اور وہ وقت اُن کتابوں کے لئے درکار ہے جو نہایت ہی ضروری ہیں ✣ باقی آئندہ

مراسلات

شاہراہ یا شریعت نمبر ۴۔

تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے تلے ہے مت بنانا تو اُنکے آگے جھک نہ جانا نہ اُنکی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُنکی اولاد پر جو مجھسے عداوت رکھتے ہیں۔ تیسری اور چوتھی پشت تک لیجاتا ہوں پر اُنمیں سے ہزاروں پر جو مجھے پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں۔ خروج ۲۰۔ (۴-۶) ✣

اگر تم کسی سکول میں جاؤ کہ وہاں تربیت پاؤ تو شاید اُستاد سے تمہارا پہلا سوال یہہ ہوگا کہ میں کیا کروں۔ اور جبکہ تمہارے اُستاد نے کتاب کھولکر تمہارا سبق مقرر کر دیا تو یہہ پوچھوگے کہ کسطرح اُسے یاد کروں۔ تو یہہ دو سوال ہوئے اوّل کہ کیا سیکھنا ہے اور دوسرا کہ کسطرح سیکھنا ہے ✣

جبکہ خدا اسرائیلیوں کو کوہ سینا پر لایا تو گویا اُنکو ایک نئے مدرسہ میں داخل کیا اور خود معلم بنا۔ اور برق و رعد میں اُسپر خود اوتر آیا کہ اُنکو سکھا دے اُنکا پہلا سبق عبادت تھا یعنے کہ وہ کسکی عبادت کریں۔ اور پہلے حکم میں اُسکا جواب تھا پہلا حکم یہہ تھا کہ عبادت صرف خداوند خدا کی کرنی چاہئے۔ دوسرا سوال یہہ ہے کہ کسطرح عبادت کریں۔ اُسکا جواب دوسرا حکم دیتا ہے۔ پہلے میں ہماری عبادت کا مُدعا ہے دوسرے میں کہ اُسکی عبادت کا ٹھیک رستہ کیا ہے ✣

آؤ ہم آج اس دوسرے حکم پر کچھہ غور کریں۔ یعنے اُسپر کہ ہم کسطرح خدا کی عبادت کریں۔ اس حکم پر خیال کرنے ہی دو سوال پیش آتے ہیں اوّل یہہ حکم کس چیز کو منع کرتا ہے دوئم کہ کیوں منع کرتا ہے ✣

۱۔ اوّل یہہ حکم کس چیز کو منع کرتا ہے۔ یہہ منع کرتا ہے کہ ہمارے معبود بت و تصاویر نہیں ہونی چاہئیں نہ توڑھالے ہوئے بُت نہ تراشیدہ اور نہ کسیطرح کی تصویر۔ اور نہ صرف یہہ بلکہ شباہت بھی خواہ کسی بت کی یا اور شی کی ہو لیکن شاید کوئی یہہ سوال کریگا کہ کیا یہہ اپنی یا اپنے دوستونکی تصویر بنانا والدین یا بزرگوں کی یادگار رکھنا گناہ نہیں ہے۔ ہرگز نہیں۔ حکم تو صرف عبادت کے لئے نمونے بنانیکو منع کرتا ہے لیکن جبکہ کوئی بُت بناوے اور اُسکے آگے سجدہ کرکے اُسکی عبادت کرے تب وہ اِس حکم کو توڑتا ہے ✣

۲۔ دوم یہہ کہ یہہ حکم کیوں ہمکو منع کرتا ہے کہ بتوں کی عبادت نکریں۔ اِسکا جواب تو خود حکم میں ہی مندرج ہے جو کہ لفظ کیونکہ سے شروع ہوتا ہے کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں الخ ✣

اِسمیں تین خاص سبب ہیں کہ ہمکو ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اول تو خداوند خدا غیور اور غیرت والا خدا ہے اور اسلئے ہر صورت ضروری ہے کہ ہم اُسکی غیرت کی آگ کو مشتعل نکریں۔ لوگ اکثر سوال کرتے ہیں کہ جس خدا کا ذکر کتاب میں ہے وہ تو گویا انسان جیسا ظاہر کیا گیا ہے اور فی الفور یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہہ خدا کی شان کے شایان نہیں لیکن ذرہ سا غور بھی ظاہر کر دیگا یہہ خیال بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایسی زبان میں جوکہ ہم بالکل سمجھہ نسکیں تعلیم پاویں تو کیا ہماری تعلیم بالکل بے فایدہ نہیں۔ اسیطرح ہر کتاب الہامی میں اگر خدا ایسطرح پر ظاہر نہ کیا جاوے کہ ہم اُسکو سمجھہ لیں تو بالضرور ہمارے واسطے ایسے خدا اور ایسی کتاب کا ہونا بیفایدہ ہے۔ ہاں البتہ الفاظ انسانی جوکہ ناکامل ہیں کامل خدا کی ماہیت کو کماحقہ ظاہر نہیں کر سکتے لیکن تو بھی ہماری نصیحت کے لئے اُنسے بہت کچھہ نکلتا ہے۔ اسیطرح جب خدا غیرتمند ظاہر کیا گیا ہے یعنے وہ ویسا ہی کرتا ہے جیسا کہ کامل غیرتمند شخص کرے غیرتمندی دو طرح کی ہوتی ہے بُرے اور بھلے ارادہ سے۔ مثلاً ایک چھوٹی سی لڑکی ہے جسکے سوائے گھر میں کوئی اور لڑکا بالا نہیں ہے۔ ہر ایک شخص اُس سے پیار کرتا ہے چند مدت بعد ایک اور بچہ تولد ہو گیا۔ ماں باپ کی محبت چھوٹے بچے کیطرف دیکھکر وہ یہہ چاہتی ہے کہ کاشکے وہ مر جائے یہہ بُری غیرتمندی یا حسد ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص تمہارا حق لیوے یا حق تلفی کرے اور تم اُس سے غیرت کرو تو یہہ بجا غیرتمندی ہے۔ کچھہ تعجب کی بات نہیں کہ خدا غیرتمند ہے جبکہ ہم اُسکی جگہہ بتوں کی پرستش کریں یا جبکہ ہم اُسکی سلطنت میں شیطان کو بادشاہ بناویں اُسکی غیرت یہہ تقاضا کرتی ہے کہ ناحق گناہ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوں۔ ۲۔ دوئم یہہ کہ اگر ہم اِس حکم کو توڑیں ہمارے سوائے دوسرونکو بھی سزا برداشت

کرنا ہوگا۔ خدا کا قانون یہہ ہے کہ جب کوئی گناہ کرے اُسکی کچھہ تاثیر اسی دنیا میں اُسکو اور اُسکے بال بچونکو لگ سکتی ہے۔ کوئی اُسکو تبدیل نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی کہے کہ یہہ تو انصاف سے بعید ہے کہ باپ کے گناہ کیواسطے بچونکو سزا ہو تو جواب یہہ ہے کہ نہ صرف یہہ خدا کا قانون ہے بلکہ دنیا کا بھی۔ مثلاً اگر کسی کی شادی بچپن میں ہو تو کمزوری کی تاثیر پُشت در پُشت چلی جاوے گی۔ اکثر بیماریاں ہیں جنکی تاثیر نہ صرف ہمپر ہوتی ہے بلکہ ہمارے عیال و اطفال پر بھی جو کہ اکثر اوقات ویسے ہی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

۳۔ سوئم ہمارے ایسے کام کے نہ کرنے سے ہمکو بھی اور اُنکو بھی برکت ملتی ہے۔ یہہ عقل کے رو درست اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہمارے فلانے کام کے کرنے سے ہمارے بال بچونپر تاثیر ہوئی تو ویساہی ہمارے فلانے کام کو نکرنے سے ہمکو اور ہمارے بال بچوں کی برکت کی اُمید ہے۔ چنانچہ شاہ داؤد کا حال دیکھو جو کہ خدا کا تابعدار تھا اور اُسکی موت کے بعد بھی سیکڑوں سال خدانے بارہا اسرائیل کو اُسکی خاطر بچادیا +

اب جبکہ یہہ سبق ہمکو ملا ہے کہ خدا کے سوائے کسی اور کو خدا نہ مانیں اور یہہ بھی بتلایا گیا ہے کہ کسطرح اُسکی عبادت کریں۔ جبکہ اُس بڑے اُستاد نے نہ صرف یہودیونکو بلکہ ہم سب کو یہہ عمدہ سبق پڑھایا ہے تو ہمارا فرض یہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اِس سبق کو جسمیں کہ ہمارا اور ہمارے خویش اقربا کا ابدی فایدہ ہے اپنی نظروں میں رکھیں اور ہمیشہ اِس بات میں ساعی ہوں کہ ہمارے لئے کوئی بت نہ ہو۔ ہر ایک خود اپنے سے یہہ سوال کرسکتا ہے کہ میں کسطرح اپنا اپنے ملک اور اپنے تمام رشتہ داروں کا فایدہ حاصل کرسکتا ہوں۔ تو اُسکو جواب یہہ ہوگا کہ خدا کی تابعداری سے یہہ ہوسکتا ہے۔ چاہیے کہ ہم ہمیشہ اُسکے حکموں کی تعمیل میں لگے رہیں۔ لیکن ضرور ہے کہ ایسے بڑے کام کے لئے روح القدس کی مدد مانگیں +

الراقم عبد محمد حنیف

منقولات

بقیہ خط و کتابت درمیان روس اور افغانستان کے

چٹھی مرسلہ شیر علی بنام جنرل اسٹولی ٹوف مورخہ اکتوبر ۱۸۷۸ع

بعد نیاز۔ وہ زمانہ جبکہ آپ نے میری دارالحکومت میں قیام کیا اور دوستانہ کلام کئے تھے تو آپ نے انگلش کے ارادہ فاسد افغانستان کی نسبت سُنے تھے جیسے کہ آپ تاشقند کو روانہ ہوئے اُن کی الطبع فاسد کو روز عداوت کی طرف ترقی ہوتی گئی لہذا اُنہوں نے برملا افاغنہ کی طرف مخالفانہ برتاؤ برتنا شروع کیا آپکو ملکوانک کی تحریرات سے بخوبی معاملات کی کیفیت معلوم ہوئی ہوگی مدت ہوئی کہ آپ کے پاس سے کوئی خبر نہیں آئی معاملات سہولت کے درجے سے تجاوز کرگئے جنگ ہونیوالی ہے اُنہوں نے ہی پیش قدمی کی ہے اگر اِس مملکت عطیہ خدا کے اُفر مجھے قابو میں ہوتا تو بسہولت اِس نفاق کو دور کرتے دیکھئے اب پردہ غیب سے کیا نظر آتا ہے میں نے بلا تاخیر حضور شہنشاہ اور جنرل وان کافمین کو اطلاع دی ہے اور اُسی امر کی آپکو خبر دیتا ہوں تاکہ آپ مناسب امداد کرینگے جو لایق عظمت و شان حضور شہنشاہ کے ہو +

چٹھی مرسلہ شیر علی بنام جنرل وان کافمین مورخہ ۳ نومبر ۱۸۷۸ع

بعد ما وجب۔ آپکا خط محررہ ۲۱ ستمبر (یکم اکتوبر ۱۸۷۸ع) مطابق ۴ شوال ۱۲۹۵ ہجری وارد ہوا جسمیں لکھا تھا کہ ملکوانک گرادی کوف مقرر ہوئے ہیں کہ ایران کا سفر کریں وہ تاشقند سے روانہ ہوئے اور مزار شریف میں پہونچے براہ میمنہ ایران کو جاتے ہیں اُمید ظاہر کی ہے کہ گورنران افغانستان ملکوانک کو سبطرح مدد دینگے اور دوسرا خط مورخہ ۳۔ (۱۵) اکتوبر ۱۸۷۸ء مطابق ۱۹ شوال صادر ہوا جسمیں تقرری ملکوانک سیٹوف کی معہ چند ساتھیوں کے تھی کہ وہ ٹرانسوزمانہ کو سفر کریں آپ نے اُمید ظاہر کی تھی کہ گورنران گورنمنٹ افغانستان بھر بیچ سفر منسوف میں اعانت دینگے مجھے ایک خط ۵ شوال یعنے ۲۲۔ اکتوبر اور دوسرا ۴ ذیقعدہ (۳۱۔ اکتوبر) کو پہونچا میں نے اِن خطوط کو پڑھا حال معلوم ہوا کہ میں نے حسب سفارت گورنران ریاست کو قطعی حکم دیا ہے کہ ملکوانک گرادی کوف کو افغانستان ہو کر سرحد ایران گذر جانے دیں وہ سب طرح اُنکی اعانت کرینگے اور تعظیم تکریم سے پیش آئینگے اور علی ہذا یہہ تعظیم تکریم اور خاطر تواضع ملکوانک سیٹوف سے پیش آئینگے جنکا ارادہ ہے کہ قلات۔ حصار بدخشان اور کافرستان کی سیر کریں مگر آپ اُنکو متنبہ کردیں کہ کافرستان وحشی ملک ہے اُسکے باشندے جانور سیرت ہیں اُنمیں کسیطرح سہولت نہیں ہے وہ مقام قابل سیر و سفر نہیں ذرا وہاں وہ ہوشیار رہیں کوئی افغان اُنکے ملک میں

نہیں گیا اور نہ وہاں جانیکا قصد ہوگا اگر جیسا کہ جناب کو معلوم ہوا انکے سفر کی نسبت تدبیر کریں آپ ہی بر حصر ہے میں صرف دوستانہ مطلع کرتا ہوں کہ بوجہ مذکورہ بالا کافرستان کے سفر میں بڑی احتیاط درکار ہے + باقی آئندہ

لودیانہ

روشنی کا میلہ بخیر و عافیت گذر گیا انتظام پولیس سے کوئی بھی واردات وقوع میں نہیں آئی ہے ہولی کی آڑ میں جہالت نے اپنی کارروائی میں کسر نہیں رکھی۔ دنگل کے روز شہر کے گلی کوچوں میں رنگ اور گلال کچھ افراط کے ساتھ جہالت کے حامیوں نے خوب ہی برسایا۔ اور یوں تو جوتیوں کا ہار بعض خواندہ ہنودوں نے بھی ڈالوایا تھا۔ علاوہ اس خرابی کے بازاروں میں فحش راگ جسکو کوئی ذی عقل نہیں سن سکتا ہے گائے گئے چونکہ ان راگوں کے سامعین ظاہری لباس سے صاحب رعب معلوم ہوتے تھے کوئی مزاحم نہ ہوا۔ بموجب قانون میونسپل ایسے گندے الفاظوں کا انسداد ضروری ہے +

خبر ہے کہ مولوی عبد العزیز صاحب تو مقدمہ چھاپہ خانہ ناجایز میں پہلے ہی بری ہو چکے تھے اب ۱۵ مارچ کو مولوی عبد اللہ صاحب بھی بری ہو گئے اور منشی عصمت اللہ عرایض نویس پر پانچ روپیہ جرمانہ ہو کر مقدمہ داخل دفتر ہو گیا ہے +

سنا ہے کہ جناب ڈیکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر چند روز کے واسطے ۱۱ مارچ کو کوہ کسولی پر تشریف لے جاینگے۔ اس ہفتہ میں صرف دو روز کسیقدر دھوپ کی تیزی ہوئی ورنہ ہمیشہ ابر محیط ہی رہا اور گاہ گاہے تقاطر بھی ہوتا رہا +

اِلتماس

باقی داران مشتریان اخبار نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ ہم بارہا بابت بقیہ قیمت یاددہانی کر چکے ہیں لیکن بعض بعض صاحبان نے کچھ توجہ نہیں فرمائی اسلئے اب پھر لکھا جاتا ہے کہ براہ مہربانی قیمت جن جن صاحبان کی طرف باقی ہے وہ بہت جلد مرحمت فرماویں کیونکہ آجکل حساب کی صفائی درپیش ہے +

فہرست قران

فہرست قرآن جسکا اشتہار پہلے شایع ہو چکا ہے عنقریب چھپنی شروع ہوگی اسلئے لکھا جاتا ہے کہ جن جن صاحبان کی درخواستیں آچکی ہیں انکو مطمئن رہنا چاہیئے اور باقی صاحبان کو جنکو خواہش خریداری کی ہو بہت جلد درخواست روانہ کرنی چاہئیں ورنہ ایسی نایاب چیز جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والی ہے پھر دستیاب نہ ہوگی +

اعلان

عام و خاص کی اطلاع کیواسطے مشتہر کیا جاتا ہے کہ وارث الدین منیجر کرسچن سٹور اب علیحدہ کیا گیا ہے۔ جو لین دین وہ کرے (کرسچن سٹور کے معاملہ میں) ناجایز ہوگا اور دوکان ذمہ وار نہیں ہے +

راقم پادری آرتھر ڈی فلیمر ازامرتسر ۳ مارچ ۱۸۹۶ء

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے۔ قیمت مندرجہ ذیل ہے سالانہ بلا محصول ؏ مع محصول ؏ ۔ ۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۳ کیواسطے ؏ ۴ کیواسطے مع محصول ؏ ۔ ۵ کیواسطے مع محصول ؏ ۔ ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول ؏ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہے بھیجنی چاہیئے +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ ڈیکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا